السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(تصوف کے بارے میں اختصار سے بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ (عبدالوحید۔ راولپنڈی) (۵ ستمبر ۱۹۹۷ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

تصوف دراصل فلسفہ ہی کی ایک شکل ہے اورایسے عقیدے کانام ہے جس سے امورِ غیبیہ کا دل پر کشف ہوتا ہے۔ اس کا تعلق حضرات انبیاء علیہ السلام کی تعلیمات سے بالکل نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں صوفیاء کا نقطۂ نظریہ ہے کہ ہم براہِ راست اللہ سے یا براہِ راست اللہ کے رسول ﷺ سے بصورتِ کشف علوم حاصل کرتے ہیں۔ اور ہم اس حقیقت کوچھپانا گناہ سمجھتے ہیں کہ کائنات میں صرف اللہ کا وجود ہے۔ اس لحاظ سے ہر انسان اللہ ہے۔ اور اللہ انسان ہے۔ بلکہ حقیقت میں تمام ایک ہیں۔ البتہ صورتوں کے لحاظ سے فرق ہے۔ وہ برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ غیبی علم کے حصول کےلیے کشف ہی ایک راستہ ہے جس میں مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ مجاہدہ کی بے شمار صورتیں ہیں۔ جو بلحاظ وقت، جگہ، اشخاص کے تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

البتہ نفس کواذیتوں سے ہمکنار رکھنا معینہ وردووظائف کا باربار کرنا لوگوں سے اختلاط نہ کرنا، بالکل الگ تھلگ رہنا، اور پاکیزگی کا خیال نہ کرنا لازمی امورہیں۔ البتہ اتنی بات ذہن نشین کرلیجیے، ضروری نہیںکہ جوانسان تصوف کی طرف منسوب ہے۔ اس کا عقیدہ بعینہٖ وہی ہے جس کا ہم نے ذکرکیا ہے۔ ہاں وہ شخص جو تصوف کے آخری مرحلہ پر پہنچ چکا ہے۔ اس کا عقیدہ واقعی یہی ہوتا ہے۔ اور جو صوفی ابھی تصوف کے مراحل طے کر رہاہے اور آخری مرحلہ تک رسائی حاصل نہیں کرسکا ہے تووہ جہاں تک پہنچا ہے، اسے بس اتنی ہی خبر ہے وہ آخری مراحل سے بے خبر ہے۔ اگروہ ہمارے بیان کردہ عقیدے کا انکار کررہاہے۔ تو ہم اسے معذور سمجھتے ہیں، اس لیے کہ ابھی وہ اس مقام سے ناآشنا ہے جہاں صوفی کی آخری منزل ہے۔ (افکارِ صوفیہ، مترجم: ۱۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:622

محدث فتویٰ